ع-ق-حقانی

دارالعلوم کے شب و روز

جامعۃ الازہر اور قاہرہ یونیورسٹی کے وائس چانسلروں کی آمد

۱۲ فروری ۱۹۸۳ء، جامعۃ الازہر کے وائس چانسلر الشیخ محمد طیب النجار اور قاہرہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر الشیخ حسین حمدی ابراہیم اور اسلام یونیورسٹی کے وائس چانسلر شیخ حسن حامد دارالعلوم حقانیہ اپنے تعارفی و مطالعاتی پروگرام پر تشریف لائے۔ اساتذہ اور طلبہ نے دو رویہ قطاریں بنا کر معزز مہمانوں کا پرجوش خیر مقدم کیا۔ اتفاق سے ان دنوں دارالعلوم کے ششماہی امتحانات شروع ہو چکے تھے۔ اور بعض طلبہ کا اس روز پرچہ تھا وہ امتحان گاہوں میں اساتذہ کی زیر نگرانی مصروف کار تھے۔ مہمانوں نے آتے ہی سب سے پہلے امتحان گاہوں کا معائنہ کیا۔ پرچہ سوالات اور ان کے جوابات دیکھ کر حد درجہ مسرت کا اظہار کیا۔ اس کے بعد دارالعلوم کے مختلف شعبوں، کتب خانہ، الحق، موتمر المصنفین اور دار التصنیف تشریف لائے اور ہر جگہ ایک خاص حظ محسوس کیا۔ پھر بعض دار الاقاموں (طلبہ کے ہاسٹلوں) کا معائنہ کرتے ہوئے جب تعلیم القرآن مڈل سکول پہنچے تو طلبا نے پھولوں کے گلدستوں، پرجوش نعروں اور عربی مکالموں سے معزز مہمانوں کا زبردست استقبال کیا۔ اس کے بعد مہمان دارالحفظ والتجوید تشریف لے گئے۔ وہاں طلبہ کی تعلیمی استعداد، تبلیغی صلاحیت حفظ و قرأت، عربی مکالمے اور استقبالیہ میں طلبہ کی درد انگیز عربی تقاریر سن کر حیرت میں ڈوب کے رہ گئے اور جب ایک طالب علم نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی وفات پر حضرت فاطمہؓ کے کلمات، رنج و غم اور تعزیتی حدیث یاد سے پڑھ کر سنائی تو سب کی آنکھیں پرنم اور اشکبار تھیں۔

دورہ حدیث شریف کے طلبہ کے ہاسٹلوں کا معائنہ کرتے ہوئے دارالحدیث پہنچے جہاں حضرت شیخ الحدیث مدظلہ پہلے سے ان کے منتظر تھے۔ حضرت شیخ سے پرتپاک معانقہ اور مصافحہ کیا۔ اس دوران اساتذہ اور طلبہ دارالحدیث پہنچ چکے تھے۔ حضرت شیخ الحدیث کی جانب سے مولانا انوار الحق صاحب نے مہمانوں کی خدمت میں خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ اور مولانا غلام الرحمان صاحب مدرس دارالعلوم نے تعارفی کلمات کہے۔ اس کے بعد جامعۃ الازہر کے وائس چانسلر الشیخ محمد طیب النجار نے مفصل خطاب کیا۔ انہوں نے اپنی تقریر میں دارالعلوم حقانیہ، اس کے تعلیمی اور روحانی ماحول، تعلیم و تربیت اور جہاد افغانستان میں زبردست کردار کے پیش نظر اسے "الازہر القدیم" قرار دیا۔ ان کی تقریر اگلے شمارہ میں انشاء اللہ شائع ہوگی۔